محبت کائناتی وسعتوں سے بھی کہیں آگے کی لامحدود وسعت ہے

بیان محبت

حکیم حق مصطفیٰ مدظلہ مہتمم

حضرت علامہ ابو القمر حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی صاحب مدظلہ

کاوش

حافظ محمد قمر الزمان

حافظ محمد ضیاء الزمان

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

جھنگ روڈ فیصل آباد 03006661755

بیان محبت

از محبت تلخہا شیریں شود　　از محبت مسہا ذریں شود

محبت کے سبب کڑوی چیزیں بھی میٹھی معلوم ہوتی ہیں اور محبت ہی کے باعث مس (خام تانبہ) سونا بن جاتا ہے۔

از محبت سجن گلشن می شود　　بے محبت وضہ گلخن می شود

محبت کی وجہ سے قید خانہ باغ بن جاتا ہے اور محبت نہ ہوتے ہوئے باغ بھی کلخن (بھاڑ) جائے تکلیف معلوم ہوتا ہے۔

از محبت نار نوری می شود　　واز محبت دیو حوری می شود

محبت کے باعث آگ نورانی ہو جاتی ہے اور محبت کی وجہ سے دیو بھی پری چہرہ نظر آنے لگتا ہے۔

از محبت سقم صحت می شود　　واز محبت قہر رحمت می شود

محبت کے سبب بیماری تندرستی کا مزہ دینے لگتی ہے اور محبت ہی کے باعث سختی رحمت بن جاتی ہے۔

از محبت مردہ زندہ می شود　　وہ از محبت شاہ بندہ می شود

محبت کی وجہ سے مردہ زندگی پا جاتا ہے اور محبت ہی کے باعث بادشاہ غلام بن جاتا ہے۔

محبت کے دم سے یہ دنیا حسین ہے

محبت کے دم سے یہ دنیا حسین ہے　　محبت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے
محبت اندھیرے میں نور سحر ہے　　محبت دنیا بہار نظر ہے
نظارہ' نظارہ بہشت بریں ہے　　محبت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں
وہ شعلہ ہی کیا جو بھڑکنا نہ جانے　　وہ دل' دل نہیں جو تڑپنا نہ جانے
محبت ہی سے زندگی کا یقین ہے　　محبت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے
محبت کا وعدہ وفا کرنے والو　　نماز محبت ادا کرنے والو
محبت ہی دنیا محبت ہی دیں ہے　　محبت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے
محبت ابتدا میری　　محبت انتہا میری
محبت سے عبارت ہے　　بقا میری فنا میری
محبت آرزو میری　　محبت جستجو میری

محبت خاموشی میری محبت گفتگو میری
محبت میری طاقت محبت ہی جوانی ہے
محبت گر نہ ہو ویران میری زندگانی ہے

اور زندگی کیا ہے؟

☆ طلوع آفتاب کے بعد کسی نے کہا زندگی قربت کا ایک خوبصورت عکس ہے' محفل ناداں کے تبسم نے کہا زندگی ایک مسرت ہے' مرجھائے ہوئے پھولوں نے آہ بھر کر کہا زندگی چند ساعتوں کی کہانی ہے' چوکڑیاں بھرتے ہوئے ہرن نے کہا زندگی ایک دل فریب جوانی ہے' غریب مزدور نے کہا زندگی دکھوں کا گھر ہے' حریص نے کہا زندگی ایک لالچ ہے' ناکام طالب علم نے کہا زندگی ایک بوجھ ہے' نامراد عاشق نے کہا زندگی حسرتوں کا نام ہے' بلبل نے گیت گاتے ہوئے کہا زندگی ایک چمن ہے' پہلوان نے کہا زندگی ایک اکھاڑہ ہے' شاعر نے کہا زندگی زندہ دلی کا نام ہے۔

زندگی زندہ دلی کا نام ہے مردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں

☆ ستاروں نے مسکرا کر سوچا اندھیری رات میں چمکنا ہی زندگی ہے' پھول نے گلے کا ہار بن کر کہا خدا کا شکر ہے مجھے زندگی ملی' رات نے کروٹ بدلتے ہوئے کہا کہ پستی و بلندی ہی زندگی ہے' جب آسمان پر سورج نکلا اور روشنی ہوئی تو سورج نے کہا ارے واہ تاریکی میں روشنی کرنا ہی زندگی ہے' چاندنی رات میں چاند نے مسکراتے ہوئے کہا بار بار گھٹنے اور بڑھنے کا نام زندگی ہے۔ مگر حقیقت میں میرا خیال ہے کہ جو گھڑی محبت میں گزرے وہی زندگی ہے اس لئے کہ

زندگی اپنے لہو کا نام ہے اعتبار آرزو کا نام ہے
زندگی ہے لذت سوز دوام زندگی ہر حال میں ہے تشنہ کام
زندگی اک آرزوئے خام ہے زندگی زندہ برائے نام ہے
زندگی حسرت بھری فریاد ہے زندگی گویا کسی کی یاد ہے!
اشکباری زندگی کا مشغلہ ہر قدم پر زندگی اک مرحلہ
پی رہی ہے زندگی اپنا لہو لوٹتی ہے آپ اپنی آبرو!
شوزش درد جگر ہے زندگی ایک خوابیدہ سحر ہے زندگی
زندگی اک وادیٔ پر خار ہے گویا رسوائی سر بازار ہے!
زندگی ہے ایک گرداب بلا زندگی ہے آپ اپنا نا خدا
زندگی ہی زندگی کا ناگ ہے زندگی پانی میں زندہ آگ ہے

اک مسافر کا سفر ہے زندگی
زندگی بھولی ہوئی منزل بھی ہے
زندگی کا ہر فسانہ زندگی!
زندگی خود شانہ الہام ہے
زندگی فنکاری معمار ہے
دے رہی زندگی ہر دم صدا
زندگی آنکھوں کے نم کا نام ہے
زندگی ہے ایک گونہ انتظار
زندگی ہے آگ میں جلنے کا نام
ہاتھ سے جائے تو لاشہ زندگی'
دل جواں ہو تو جواں ہے زندگی
ہے خم زلف نگاراں زندگی!
زندگی دیپک بھی ہے ملہار بھی
گاہ ہستی رہرو افلاک ہے
زندگی ہے اک تبسم زیر لب
زندگی اقوال بھی احوال بھی!
زندگی ہے اک بحر بے کراں'
زندگی ہے اک پرشیا داستاں
ہے کبھی ایک حرف آرزو
گردش شام و سحر ہے زندگی
زندگی کے زمرے میں چار سو
زندگی عریانی اجسام بھی!
نقش فریادی بھی ہے"تصویر" بھی
زندگی کیا ہے سہانا خواب ہے
آنسوؤں کی ایک مالا زندگی!
تھم بھی جائے تو رواں ہے زندگی
ہے کبھی تسلیم کی خو زندگی!
زندگی ہے کشتہ تیغ ستم!

پر خطر اک رہگزر ہے زندگی
زندگی ٹوٹا ہوا اک دل بھی ہے
جانے والوں کا نہ آنا زندگی!
فکر میں ڈوبی ہوئی اک شام ہے
زندگی گرتی ہوئی دیوار ہے!
"حسرتا و احسرتا و احسرتا"
زندگی خاموشی غم کا نام ہے
بے قراری زندگی کا ہے قرار
زندگی ہے پالے پھلنے کا نام
و... ہے ذوق تماشہ زندگی
ورنہ مرگ ناگہاں ہے زندگی
ہے کبھی جشن بہاراں زندگی
زندگی آتش بھی ہے گلزار بھی
گاہ یہ خاموش زیر خاک ہے
زندگی شمع فروزاں نیم شب
زندگی آئینہ اجمال بھی!
یہ کبھی صحرا کبھی کوہ گراں
کوئی حصہ ہے یہاں کوئی وہاں
ہے کبھی یہ بے نیاز جستجو
ایک سیمابی نظر ہے زندگی!
زندگی ہے گردش جام و سبو
زندگی ہے گردش ایام بھی!
زندگی ہے شوخی تحریر بھی
زندگی اک گوہر نایاب ہے
چاند سے چہرے کا ہالا زندگی!
داستان کن فکاں ہے زندگی
ہے کبھی "میں" اور کبھی "تو" زندگی
یوں بھی ہے ہستی کا انداز کرم

مفلسی میں بھی گزرتی ہے یہ
تخت پر بھی سسکیاں بھرتی ہے یہ

زندگی محبوب کی قربت بھی ہے
زندگی افسانہ فرقت بھی ہے

گیسوئے خم دار کا سایہ بھی ہے
زندگی نے خود کو بہلایا بھی ہے

ایک شوخی ہے حیا ہے زندگی
حسن ہے حسن ادا ہے زندگی

کامنی سی ایک صورت زندگی
موہنی سی ایک صورت زندگی

زندگی ہے ایک چشم سرگیں
زندگی ہے ایک زلف عنبریں

زندگی سہمی ہوئی دلہن بھی ہے
زندگی بے نام سا مدفن بھی ہے

ہے نوازش ہائے موسم زندگی
ہے کبھی قند اور کبھی سم زندگی

جگمگاتے آبگینوں کے لئے
زندگی ہے مہ جبینوں کے لئے

زندگی ہے مورد الزام بھی!
مے کدے میں ایک سہانی شام بھی

زندگی ہے زخمہ و اضطراب بھی
مرمریں باہوں میں اک سیماب بھی

رقص کرتی ہیں سر مژگاں کبھی
دم بخود ہوتی ہے یہ بے جاں کبھی!

اک تماشا ہے تماشائی بھی ہے
زندگی معشوق ہرجائی بھی ہے!

زندگی کا شغل مے نوشی بھی ہے
زندگی کا فصل غم پوشی بھی ہے

زندگی نیرنگی دوراں بھی ہے!
یہ رہین منت درباں بھی ہے

کاسۂ ہستی کبھی بھرتا نہیں!
زندگی بھر دل کبھی مرتا نہیں

ٹھوکریں کھا کر بدل جاتی ہے یہ
ایک پل میں بھی سنبھل جاتی ہے یہ

زندگی ہے چاک ہو جانے کی خو
دامن ہستی کیا کسی نے رفو؟

زندگی اپنے جنوں کا نام ہے
زندگی آنکھوں میں خون کا نام ہے

موج آب رواں ہے زندگی
زندگی کے درمیاں ہے زندگی

زندگی کیا ہے بجز سوز دروں
زندگی ہے آیہ لا یحزنوں!

زندگی ذوق فنا کا نام ہے!
یہ تیقن حاصل ابہام ہے!

لاکھ حیلوں سے گزر کرتی ہے یہ
زندہ رہنے کے لئے مرتی ہے یہ

موت ٹل جائے تو کوئی غم نہیں
ورنہ محشر سے یہ ہستی کم نہیں!

نامکمل ہے ابھی تک کائنات
کر رہی ہے زندگی کچھ تجربات

ساز کے سینے میں اک آواز ہے
زندگی کیا ہے سراپا راز ہے

زندگی گل میں مثال رنگ و بو
جیسے فن میں صاحب فن کا لہو

زندگی الفاظ میں آتی نہیں
راز افشانی اسے بھاتی نہیں

اپنی آزادی میں یہ مجبور ہے
زندگی رستا ہوا ناسور ہے!
کس نے پایا ہے سراغ زندگی
زندگی ہے خود چراغ زندگی
فلسفی سمجھا نہیں مجبور ہے
زندگی خود زندگی سے دور ہے
زندگی ساحل بھی ہے طوفاں بھی
خود مسیحا' خود بلائے جان بھی!
ہاں مگر یہ زندگی انعام ہے
خالق مطلق کا اپنا کام ہے!
زندگی ہے سنگ در کی آرزو
"خوب سے ہے خوب تر کی جستجو"
زندگی ہے مظہر ظل الہ!
زندگی کا راز ہے کرب و بلا!!
زندگی کا مدعا دیدہ دری
زندگی کی موت ہے سودا گری
زندگی جبیں روشن کا نام ہے
زندگی پختہ یقین کا نام ہے
زندگی ہے واجب صد احترام
زندگی ہے انقلاب صبح و شام
یار کے دم سے سلامت زندگی
ورنہ "زماں" ہے قیامت زندگی

مولانا روم فرماتے ہیں۔

غفلت ازوے یک زماں صد مرگ داں
زندگی یاداست نزد عارفاں

یعنی

زندگی زندہ دلی کا نام ہے مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

تو گویا زندگی کا دوسرا نام محبت ہے بغیر محبت کے زندہ رہنا محال ہے اس لئے۔

عشق جتنا بھی کیجئے گا کم ہے اس کا کوئی کنارہ نہیں ہے

کیونکہ

عشق سے کوئی بشر نہیں خالی اور عشق نے کر دیئے گھر کے گھر خالی

اور

دل ہے خیال یار کا محشر لئے ہوئے
قطرہ ہے بے قرار سمندر لئے ہوئے
میں کیا کہوں کہاں ہے محبت کہاں نہیں
رگ رگ میں دوڑی پھرتی ہے خنجر لئے ہوئے

محبت شاہراہ زندگی ہے محبت حاصل صد بندگی ہے
محبت افتخار آدمی ہے محبت سے وقار آدمی ہے
محبت چارہ سازی غم گساری محبت راستی' پرہیزگاری

محبت صاف گوئی حق پسندی   محبت سربلندی فتح مندی
محبت تندرستی کی علامت   محبت دین و ایمان کی ضمانت
محبت درد دوراں کا مداوا   محبت بے سہارا کا سہارا
محبت ہجر میں، بر میں، شجر میں   محبت برگ میں، گل میں، ثمر میں
محبت انجم و شمس و قمر میں   سود شام میں اور سحر میں
محبت گل کدوں میں، جنگلوں میں   محبت وادیوں میں، دلدلوں میں
محبت عرش پر، تحت الثریٰ میں   طلائی جام و کشکول گدا میں
محبت پاکبار، پارسائی،   محبت نفس باطن کی صفائی!
محبت سرفرازی کامرانی   محبت شہر یاری حکمرانی
محبت قبلہ گاہ عارفاں ہے   محبت کی زمیں بھی آسمان ہے
محبت محور صدق و صفا ہے   محبت دست پیری کا عصا ہے
محبت ایک مینار ضیاء ہے   محبت گنبد حق کی صدا ہے
محبت سے مشام جاں معطر   محبت سے دیار دل منور
محبت کی فضا وجد آفریں ہے   محبت ارض پر خلد بریں ہے
محبت پردہ دار عاصیاں ہے   محبت دست گیر بے کساں ہے
محبت ماں کی بیٹے کو دعا ہے   محبت باغ جنت کی ہوا ہے،
محبت سورماؤں کا چلن ہے،   محبت غازیوں کا بانکپن ہے،
محبت آب عیسیٰ کا پیالہ!   محبت ظلمت غم میں اجالا!
محبت دل کی ٹھنڈک آنکھ کا نور   ردائے پاک مریم، دامن حور
محبت آب شبنم کی لطافت!   نسیم صبح گاہی کی صباحت!
محبت پتھروں کو موم کر دے   سکون مستقل پارے میں بھر دے
محت زہر کو تریاق کر دے   تن بیمار چست و چاق کر دے
محبت خاک کو سونا بنا دے   محبت نور کے دریا بہا دے
محبت روح کی پاکی کا پرتو   چراغ منزل عرفان کی ضوا
محبت قاطع دام اسیری،   محبت آدمیت کا بھرم ہے
محبت بارش لطف و کرم ہے   محبت غنچۂ نو کا تبسم
محبت اپسراؤں کا ترنم!   محبت مشکلیں آسان کر دے
سکون قلب و تسکین نظر دے   محبت قصر استبداد ڈھا دے

سمندر کو پہاڑوں پر چڑھا دے
قصاب کے وار کو ناکام کر دے
محبت سانپ کو رسی بنا دے
نہیں تو آدمی زندہ جنازہ!
محبت راہوار عزم ہستی!
محبت روشنی ہی روشنی ہے
محبت لازوال و غیر فانی!
محبت کیمیا ہے' کیمیا ہے'
کتاب کامیابی کا ضمیمہ!
محبت زخم پر مرہم کا پھاہا
حوادث پر فتح پانے کا گر ہے'
محبت کی صدا اللہ اکبر
محبت ورثہ خیرالوریٰ (ﷺ) ہے!

محبت زلزلوں کو جام کر دے
محبت آگ میں گل کھلا دے
محبت فطرت انسان کا خاصہ
محبت سے پیار بزم ہستی'
محبت زینہ خودی ہے
محبت مخزن گنج معانی!
محبت سو دکھوں کی اک دوا ہے
محبت دور خوشحالی کا بیمہ'
محبت قدسیوں کا فیض سایہ'
محبت بازوئے مردان حر ہے'
محبت عظمت آدم کا پیکر!
محبت مظہر نور خدا ہے!
محبت تحفہ رب تعالیٰ'

محبت کا جہاں میں بول بالا!!

محبت عطیہ خداوندی ہے

☆ محبت ایک ایسی چیز ہے کہ کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے۔ محبت کرنا انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ محبت انسان کو پیار کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ زندگی کا حسن محبت میں ہے زندگی ایک پھول ہے اور اس کی خوشبو محبت میں ہے۔ محبت کا دوسرا نام انسانیت ہے۔ محبت سے خالی دل اس اندھیرے غار کی مانند ہوتے ہیں جس میں جانور بھی داخل ہونے سے خوف کھاتے ہیں۔ دل بظاہر تو ایک ننھا سا گوشت کا ٹکڑا ہے مگر جب اس میں آرزوؤں' خواہشوں' امنگوں کی لہریں ٹھاٹیں مارتی ہیں تو یہ سمندر کی طرح وسیع لگتا ہے ہر کوئی اس کا متوالا ہوتا ہے اور دل ٹوٹ کر پیار کرتا ہے۔ کیوں نہ کرے؟ آخر دل ہی تو ہے دل زندگی کی کائنات پر چھایا ہوا اعصاب پر یوں مسلط ہے کہ ہر چیز دل ہی دل نظر آتی ہے۔ دل بڑی ہی قیمتی شے ہے۔ دل کئی جائز و ناجائز خواہشات کا منبع ہے لاتعداد تمناؤں کی آماجگاہ ہے جاں بلب مسرتوں کا مزار ہے۔

دل کے کہنے پر شہنشاہ تاج و تخت ٹھکرا دیتے ہیں
دل کے کہنے پر عجائبات وجود میں آتے ہیں

دل میں تڑپ ہے۔

اہل دل اس کو دل نہیں کہتے جو تڑپتا نہ ہو کسی کے لئے
اور دل میں چاہت ہے چاہت میں محبت ہے محبت ایک ایسی مبرا و منزہ چیز کا نام ہے جس کا مسکن دل ہے دل پر محبت کا قبضہ ہے محبت کی حکومت ہے' جہاں چاہے دل کو جھکا دے دل مجبور ہے بے اختیار ہے محبت غالب ہے دل مغلوب ہے دل عرش خداوندی اس کی بندگی مقبول ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ قلب المومن عرش اللہ تعالیٰ مومن کا دل عرش خداوندی ہے۔ مولانا روم علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

کہ لاکھوں کعبہ سے انسان کا ایک دل بہتر کیوں؟ اس لئے کہ دل گزر گاہ جلیل اکبر است۔ فی انفسکم کہ انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی گزر گاہ ہے اور وہ اللہ خود فرماتا ہے کہ میں تمہارے اندر ہوں۔ بقول درویش لاہوری۔

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است

النبی اولی بالمومنین من انفسھم

ہر مومن مسلمان کے دل میں محبوب کریم ﷺ کا مقام ہے۔ عشق کا مقام بھی دل ہے اور عقل کا مقام بھی دل لیکن عشق والا دل مقبول ہے اور عقل والا دل مردود' عشق والا دل پاک و صاف ہے اور عقل والا دل خبیث و پلید۔ عشق والا دل اپنے محبوب حقیقی کی ہر ادا سے پیار کر کے اس کے قدموں میں اپنا سر نیاز جھکا دیتا ہے اور عقل والا دل انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہوتے دیکھ کر بھی اکڑ جاتا ہے۔ عشق والا دل غار ثور میں زہریلے سانپ کے ڈس دینے کے باوجود جنبش تک نہیں کرتا کہ کہیں محبوب پاک کے آرام میں خلل نہ آجائے اور عقل والا دل اپنی مٹھی میں کنکریوں سے کلمہ سن کر بھی نہیں مانتا۔ عشق والا دل کربلا کے تپتے ہوئے میدان میں اپنے محبوب حقیقی کی رضا پر اپنے بچے قربان کر کے خود بھی نیزے پر چڑھ جاتا ہے اور عقل والا دل قربان ہونے والے پر تنقید کر کے دنیا و آخرت کی لعنت خرید لیتا ہے۔

عقل دیتی رہی مجھ کو دھوکہ سدا عشق تھا جس نے منزل پہ پہنچا دیا

اس لئے کہ

سب کچھ لٹا کے محبت میں اہل دل
خوش ہیں جیسے کہ دولت کونین پا گئے

اس لئے علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

صبح ازل مجھ سے کہا یہ جبرائیل نے
جو عقل کا غلام ہو وہ دل نہ کر قبول

شاید اس لئے کہ

من بندہ آزادم عشق است امام من　　　عشق است امام من، عقل است غلام من

غرضیکہ عشق والے دل میں نور ہوتا ہے اور عقل والے میں فتور اور عشق والا دل حضور ہوتا ہے اور عقل والا دور۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

محبت کے لئے کچھ دل مخصوص ہوتے ہیں
یہ وہ نغمہ ہے جو ہرساز پہ گایا نہیں جاتا

عقل والے دل کے بارے میں قرآن فرماتا ہے۔ ختم اللہ علی قلوبھم اللہ تعالیٰ نے کافروں کے دلوں پر مہریں لگا دی ہیں اب کوئی حق بات ان کے دلوں میں نہیں جاتی۔ یہ رحمت خداوندی سے دور ہیں اور عشق والے دل کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم ایمان والوں کے پاس جب محبوب حقیقی کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دلوں پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور محبت خداوندی میں تڑپ اٹھتے ہیں۔ مولانا روم علیہ الرحمتہ عشق سے سرشار دل کے بارے میں فرماتے ہیں۔

گفت پیغمبر صباحے زید را　　　کیف اصبحت اے رفیق باصفا

ایک صبح امام الانبیاء ﷺ نے اپنے غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آج رات تم نے کیسی گزاری تو حضرت زید نے جواب دیا۔

گفت تشنہ بود ام من روزہا　　　شب نخفتم زعشق و سوزہا

اے میرے محبوب ﷺ سارا دن تو میں روزے سے رہا اور ساری رات آپ کے عشق کی آگ میں جلتا رہا۔ تو محبوب کریم ﷺ نے پھر پوچھا کہ اس کے صلے میں تجھ کو جو انعام ملا ہے وہ بھی بیان کر۔ تو حضرت زید نے عرض کی۔

گفت خلقاں چوں بہ بینند آسماں　　　من یا بیم عرش رابا عرشیاں!

کہ اللہ کے حبیب ﷺ دنیا والے جس طرح آسمان کو بے پردہ دیکھتے ہیں۔ میں نے اس طرح عرش اور عرش والوں کو بے حجاب دیکھا اور

ہشت جنت ہفت دوزخ پیش من
اور آٹھوں بہشت اور ساتوں دوزخ بھی دیکھے
کے بہشتی کیست و بیگانہ کے است
پھر میں نے یہ بھی دیکھ لیا کہ جنتی کون ہے اور دوزخی کون ہے۔
وانمائیم حوض کوثر را بجوش
اور میں نے خوض کوثر کو ٹھاٹھیں مارتا ہوا بھی دیکھا ہے اور

یارسول اللہ ﷺ بگویم سر حشر

اور یارسول اللہ ﷺ اگر اجازت دو تو ابھی روزِ حشر کے تمام حالات بتادوں۔

لب گزیدش مصطفیٰ یعنی کہ بس

لیکن۔ آقائے دوجہاں ﷺ نے حضرت زید کو منع فرمادیا تو پتہ چلا کہ عقل والا دل دور ہے اور عشق والا دل حضور ہے۔ اس لئے تو علامہ نے فرمایا۔

دل مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

کہ اے مسلمان تو اپنے مردہ دل کو محبوب کے ذکر سے محبت و عشق سے پھر زندہ کر اس لئے کہ مردہ دل کوئی دل نہیں ہے۔ کیونکہ دل کی زندگی میں ہی ساری قوم کی زندگی ہے۔ اس میں ہی امت مسلمہ کی مشکل کشائی ہے۔ اس میں ہی مسلمانوں کے دکھوں کا علاج ہے۔ اس میں ہی ملت اسلامیہ کی رہنمائی ہے۔ اسی سے ہی حق و صداقت کی راہ ملتی ہے۔ اس لئے تو علامہ اقبال مرحوم نے بارگاہ رب ذوالجلال میں التجاء کی کہ اے خالق کائنات ؎

دلوں کو مرکز مہر و وفا کر حریم کبریا سے آشنا کر

کسی نے کیا خوب کہا ہے بغیر محبت کے دل اس غار کی مانند ہے جس میں جانور بھی داخل ہونے سے خوف کھاتے ہیں۔ اور علامہ اقبال عشق والے دل کے بارے میں فرماتے ہیں۔ ؎

دل بیدار فاروقی دل بیدار کراری
مس آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری

اور کیا خوب مشورہ دیا۔ ؎

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں عشق پر بنیاد ایمان رکھ
گزر جا خرد سے آگے کہ یہ نور چراغ راہ ہے منزل نہیں

اور مزید فرماتے ہیں۔ ؎

ساقی کی سمت کان رکھ زاہد خشک کی نہ سن
عشق کا احترام سیکھ عقل کی اقتداء نہ کر

اس لئے کہ ؎

خوش آں دل کہ دارد تمنائے دوست خوش آں کس کہ در بند سودائے دوست
خوش آں دل کہ شیداست بروئے دوست خوش آں دل کہ شد منزلش کوئے دوست

قابل توجہ ہیں یہ چند حروف ؎

عشق سے بخشد حیات جاوداں عشق باشد زندگی عاشقاں

عشق خاصہ انبیاء و اولیاء است
در حقیقت عشق ذات کبریا است

اہل دل اس کو دل نہیں کہتے
جو تڑپتا نہ ہو کسی کے لئے

اور حق تو یہ ہے کہ۔

گر نبودے عشق کے بودے جہاں
عشق آمد باعث کون و مکاں

قلب مومن عرش اللہ تعالیٰ ہے مومن کا دل عرش خداوندی ہے اور -- دل گزرگاہ جلیل اکبر است۔ خدائے بزرگ و برتر کو ہر چیز سے زیادہ محبوب دل ہے۔ صاف ظاہر ہے جس چیز کو رب کائنات پسند فرمائے وہ مبرہ منزہ ہوگی، قابل تعریف و توصیف ہوگی۔ دل سب کچھ ہے مگر محبت پہ مجبور ہے۔ اس لئے کہ محبت ایک پودا ہے جسے پھلنے اور پھولنے کیلئے دل کی پاک سرزمین درکار ہے۔ جہاں یہ خون جگر پی کر دور دور تک اپنی جڑیں مضبوط کر لیتی ہے۔ محبت کرنے والے اس زمین کی مانند ہوتے ہیں جو اپنے لہو سے کھیتیاں سینچتی ہے۔ محبت کرنے والے اداس لمحوں سے زندگی بھر کا سودا کر لیتے ہیں۔ محبت کا پھول وہاں کھلتا ہے جہاں آنسوؤں کا پانی ہو۔ محبت کے بغیر چارہ نہیں۔ جس طرح اس دنیا میں جینے کیلئے بے پناہ چیزوں کی ضرورت ہے اسی طرح محبت بھی ضروری ہے۔ ہر چیز چھپی رہ سکتی ہے لیکن محبت کوئی سازش نہیں جو چھپی رہ سکے۔ یہ تو اپنے آپ کو منوانا چاہتی ہے۔ محبت اعلان کرتی ہے کہ مجھ سے یہ دنیا قائم ہے۔ دنیا کے تمام خزانے مل کر بھی محبت کی قیمت نہیں دے سکتے۔ محبت کشش کا دوسرا نام ہے اور کشش سے ہی دنیا قائم ہے۔ کشش نہ ہو تو ستارے ستاروں سے ٹکرا جائیں یہ دنیا ویران ہو جائے۔ تخت و تاج سے دست بردار ہونا ممکن ہے مگر محبت سے دست برداری ممکن نہیں۔ چاند کا وجود چاندنی سے اور پھول کا وجود اس کی خوشبو سے ہے لیکن محبت اپنا وجود آپ ہے اپنا ثبوت آپ ہے۔ محبت ایک ایسی بوند کی مانند ہے جو پتھر میں بھی چھید کر ڈالتی ہے۔ محبت انسانیت کی معراج ہے۔

کہتے ہیں لوگ حسن پرستی گناہ ہے
ہم کو تو اس گناہ نے انسان بنا دیا

محبت ایک فطری جذبہ ہے جو رنگ و نسل کی قید میں نہیں آتا۔ جو جذبہ نیلے سمندروں اور آسمانی فضاؤں میں اڑتی ہوئی فاختاؤں کی طرح معصوم اور ہمہ گیر ہے۔ جبکہ مشہور عالم فلسفی حکیم بو علی سینا کا دعویٰ ہے کہ عشق مجروات، فلکیات، عنصریات، معدنیات و حیوانات سب میں پھیلا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ علماء ریاضی نے کہا ہے کہ اعداد متحابہ بھی ہوتے ہیں۔ یعنی اعداد میں یہ خاصیت پائی جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ اصحاب عدد یعنی فیثاغورث اور اس کے اتباع کہتے ہیں کہ اس خاصیت کی عجیب تاثیرات ہوتی ہیں جن کا بارہا تجربہ کیا گیا ہے۔ تو گویا معلوم ہوا کہ کائنات کی بقاء محبت میں ہے۔ کائنات کی ہر شے کا دارومدار محبت ہے۔

محبت نہ ہوتی تو مٹ جاتا دنیا کا نشاں
عالم لاہوت تا بہ ملکوت و زمین پر انساں
جبروتی و قہاری نہ ہوتی نہ ہوتا انساں
مثل ماہی بے آب نہ عاشق ہی تڑپتا نہ صاحب عرفاں

حق تو یہ ہے کہ ؎

محبت یوں تو کہنے کو بلائے ناگہانی ہے
محبت ہی سے لیکن آدمی کی زندگانی ہے
محبت کی عظمت کہاں تو نے جانی
محبت سے ہوتے ہیں پتھر بھی پانی
محبت تو میرے خدا نے بھی کی ہے
محبت سے بڑھ کر عبادت نہیں ہے

محبت سنت الٰہیہ ہے کیونکہ

کنت کنز مخفیا فاحبب ان اعرف

محبت سب سے پہلے اللہ جل مجدہ الکریم نے کی۔ محبت فعل خداوندی سنت الٰہیہ ہے' محبت عبادت ہے' محبت ہی محبت ہے' عبادت ہی محبت ہے' ریاضت کرے جو کوئی وہی محبت ہے' ریاضت ہی طریقت ہے' طریقت ہی عبادت ہے۔ پس عبادت و طریقت و ریاضت ہی حقیقت ہے اور حقیقت ہی محبت ہے۔ محبت ایک عظیم نعمت و اعلیٰ تحفہ ہے' محبت ایک زندگی ہے' صد سالہ زندگی ایک طرف اور محبت کا ایک لمحہ صد سالہ زندگی سے بہتر ہے۔

یک زمانہ محبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اولیاء سے مراد جن سے محبت کی جائے یعنی جائے حب۔ حضرت یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں ایک رائی کے برابر محبت اس ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے جس میں محبت اور چاہت کی آمیزش نہ ہو۔ محبت ازل سے ہے اور ابدالاباد تک رہے گی' محبت کو زوال نہیں دائمی ہے۔ آفاقی ہے۔ یہ زمین یہ آسمان یہ خوبصورت وادیاں یہ مرغزاروبہ چمن یہ کوہسار دھن یہ مہروماہ یہ سیارگاں لہراتے کھیت یہ وادیاں رنگ برنگ پھولوں کی یہ کیاریاں یہ حسیں مناظر یہ بستیاں یہ حسیں چہرے زرق برق ہستیاں یہ بیاباں و صحراودھن یہ خیاباں سبزہ و چمن یہ رخ زیبا یہ پیراہن یہ حسیں چہرے یہ گلبدن یہ ابروہار و رعد و برق یہ زندگی زرق و برق یہ بحرو بحر یہ آب رواں دواں یہ عمر رواں جسم میں یہ روح رواں علم ہے بحر بیکراں۔

یہ سب کچھ نہ ہوتا گر نہ ہوتا حب جاناں لولاکَ لما خلقت الافلاکَ تحقیق
کائنات میں بھی محبت ہے آسمان کی بلندیوں میں بھی محبت زمین کی پستیوں میں محبت ہے۔

مجھے پستیوں سے کچھ گلہ نہیں کہ ملیں ہیں ان سے بلندیاں
میرے حق میں دونوں مفید ہیں گو نشیب ہو یا فراز

مہرو ماہ کی روشنی میں بھی محبت ہے' آفتاب و مہتاب کی بناوٹ میں بھی محبت ہے۔

میری طرح مہر و ماہ بھی ہیں آوارہ
کسی محبوب کی کرتے ہیں یہ بھی جستجو

سیاروں کی چمک دمک میں بھی محبت ہے کواکب کی سجاوٹ میں بھی محبت ہے۔ ہواؤں' صحراؤں میں بھی محبت ہے سمندر کی گہرائیوں میں بھی محبت ہے۔ کوہساروں آبشاروں میں بھی محبت ہے۔ دریاؤں کے طلاطم میں بھی محبت ہے۔ دریا کی روانی میں بھی محبت ہے سمندر کی جولانی میں بھی محبت ہے۔ دریا سمندر کے وصال میں بھی محبت ہے۔

جملہ خیال و احوال میں بھی محبت ہے۔ گل قدس کی پتیوں کی نزاکت میں بھی محبت ہے۔ گلشن کی زیبائش میں بھی محبت ہے۔ گلاب کی رنگت میں بھی محبت ہے۔ بلبل کے ترنم میں بھی محبت ہے۔ پھولوں کی لطافت میں بھی محبت ہے۔ کلیوں کے تبسم میں بھی محبت ہے۔ شبنم کے قطروں میں بھی محبت ہے۔ قمری کی بے قراری میں بھی محبت ہے۔ بلبل کی آہ و زاری میں بھی محبت ہے بلکہ بلبل نے کہا۔

غنیمت ہے گر موت آجائے زماں
کہ جی کے ہم ان کے سوا کیا کریں گے!

شمع کی خاموشی میں بھی محبت ہے پروانہ کے جلنے میں بھی محبت ہے۔

کچھ سوچ کے شمع پہ پروانہ جلا ہو گا
شاید اسی جلنے میں جینے کا مزہ ہو گا

تو میرا مشورہ ہے کہ

یا تو قمری و بلبل کی آوارگی کی شورش پا لے
یا تو شمع کی خاموشی و سوزش پا لے
آنسوؤں کو آنکھوں کی وسعت نہ ملی تو
دل کے گوشے ہی میں اٹھنے کی حقیقت پا لے

میرا بھی جی چاہتا ہے کہ میں پیار کروں پھولوں سے نہیں یہ تو بہت جلد مرجھا جاتے ہیں' روشنی سے نہیں اس میں اندھیروں کا درد چھپا ہوا ہے' چاند سے نہیں یہ تو تنہا چھوڑ کر ڈوب جاتا

ہے، سورج سے نہیں اس میں تپش ہے، زندگی سے نہیں یہ تو بڑی مختصر سی ہے کیونکہ جب زندگی کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ ختم ہو جاتی ہے، جان سے نہیں یہ تو بڑی بے وفا ہے، شبنم سے نہیں یہ تو چھونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ ہاں ہم کو پیار صرف انسانوں سے کرنا چاہئے نہیں نہیں بلکہ محسن انسانیت ﷺ سے کیونکہ جب ہم محسن کائنات ﷺ سے پیار کریں گے تو ہمیں سکون حاصل ہو گا اور اس دنیا میں سکون قلب سے بڑھ کر کیا چیز ہے۔ یہ نصیب ہو جائے تو سمجھ لیں کہ ہم نے سب کچھ حاصل کر لیا ہے۔ بلکہ پیار کرو کس سے؟

تاریکی سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کی زلفیں سیاہ ہیں۔
چاند سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کے چہرے کا عکس ہے۔
گلاب سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کے لبوں کا لمس ہے۔
موتیئے سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کے دانت جیسے ہیں۔
صبر سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کو پسند ہے۔
ستاروں سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کے لئے چمکتے ہیں۔
خاک طیبہ سے پیار کرو کیونکہ اس نے محبوب کریم ﷺ کے تلوؤں کو چوما ہے۔
خوشبو سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کے سانسوں کی مہک ہے۔
چمن سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کی مسکراہٹ کا اثر ہے۔
شبنم سے پیار کرو کیونکہ محبوب کریم ﷺ کی نگاہوں سے گرے ہوئے موتیوں جیسے ہیں۔

☆ مزید تفصیل ہماری دیگر کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ اس کارِ خیر کیلئے جن خوش بختوں نے تعاون فرمایا اللہ کریم بطفیل محبوب کریم ﷺ ان کا دیا ہوا مال قبول فرمائے اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

انگلیاں میری ہیں اور ان میں قلم ہے تیرا ہاتھ میرا ہے مگر اس پر کرم ہے تیرا

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ 'عارفانہ' عاشقانہ چند تحریریں

معجزات محبوب ﷺ	اسلاف کا جذبہ ایثار	وسیلتنا فی الدارین
عشق کی باتیں	اسلاف کا اخلاق	وبالوالدین احسنا
عشق است امام من	اسلاف کا شوق علم	بخشش کے بہانے
حقیقت انساں	شمس الضحیٰ	عاشقانہ تقریریں
دیوان عشق	صاحب الجود والکرم	عشق خیرالوریٰ ﷺ
راحت جاں ﷺ	اسلام میں دل جوئی کا مقام	پیام محبت
پیکر حسن وجمال	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں	وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے
پیکر جمال وکمال	کیا حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے مانگنا جائز ہے؟	اہل دل
نور الھدیٰ	جب بھی مانگو حضور ﷺ کے وسیلہ سے مانگو	آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
عجب چیز ہے لذت آشنائی	وسیلہ محبوب ﷺ	تجھے اہل ایماں سلام کہتے ہیں

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ پٹھانوالا جھنگ روڈ فیصل آباد